سوال

ایک عورت حج کی ادائیگی کےلیے جانا چاہتی ہے، حالانکہ وہ فرضی حج ادا کرچکی ہے، اس کے ساتھ اس کی گود میں پلنے والی بچی اوراس کا خاوند بھی جا ئیگا توکیا یہ اس کے لیے محرم شمار ہوگا یا نہیں، اورکیا اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اس کے علاوہ ایک اور حالت اور صورت یہ ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ حج کےلیے جانا چاہتی ہے اوراس کے ساتھ اس کی پڑوسن بھی جائیگی توکیا ایسا کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ پڑوسن اس کے بیٹے کےلیے محرم نہیں ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

عورت پرحج فرض ہونے کےلیے محرم کا ہونا شرط ہے جواس کےلیے حج پر جائے کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اوراگر اس کا کوئی محرم مرد پاس نہ ہوتو کوئی اجنبی مرد اس کے پاس مت آئے تو ایک شخص عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : میں فلاں جنگ اور غزوہ میں جانا چاہتا ہوں اورمیری بیوی حج کرنا چاہتی ہے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم اس کے ساتھ حج پر جاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1862) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341) .

بعض اہل علم نے فرضی حج کےلیے عورت کو اجازت دی ہے کہ قابل اعتماد عورتوں یا امن اوروثوق والے قافلہ کے ساتھ بغیر محرم سفر کرسکتی ہے، لیکن یہ قول مرجوح ہے راجح قول یہی ہے کہ اس کےلیے محرم کا ہونا ضروری ہے، چاہے حج فرضی ہو یا نفلی

دوم :

شائد سائل کا یہاں پرورش میں پلنے والی بچی سے مراد مسئولہ عورت کے خاوند کی بیٹی کا خاوند ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ :

یہ خاوند اس عورت کا محرم نہیں، اس لیے اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے

اوردرج ذیل آیت میں جوربیبہ وارد ہے :

اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہو النساء (23) .

اس سے مراد آدمی کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو کسی اور خاوند سے ہو، اسے ربیبہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس کی گود میں پرورش پا رہی ہے   اور فقھاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ربیبہ اپنی ماہ کے خاوند پر حرام ہے جب مرد نے اس کی ماں سے دخول کر لیا ہو چاہے وہ ربیبہ اس کی گود میں پرورش نہ بھی کر رہی ہو"

دیکھیں : تفسیر القرطبی (101/5).

سوم :

عورت کے لیے اپنی پڑوسن کے ساتھ بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں، اور پڑوسن کا بیٹا اس کے لیے محرم نہیں ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ اگر اس کے ساتھ خاندان کا کوئی مرد نہ جا سکتا ہو یا اس کا والد فوت شدہ ہو تو وہ قابل اعتماد اور بھروسہ والی ثقہ عورتوں کے ساتھ حج کے لیے چلی جائے ؟

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی والدہ یا خالہ یا پھوپھی کے ساتھ یا کسی اور مرد کو بطور محرم اختیار کر کے فریضہ حج کے لیے جائے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" صحیح یہی ہے کہ اس کے اپنے خاوند یا محرم مرد کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے وہ قابل اعتماد عورتوں یا غیر محرم ثقہ مردوں یا اپنی پھوپھی یا خالہ یا والدہ کے ساتھ فریضہ حج کے لیے نہیں جا سکتی، بلکہ اس کے لیے اس کے ساتھ خاوند یا کوئی اور محرم مرد ہونا ضروری ہے

اور اگر اس کو کوئی محرم مرد نہیں ملتا جو اس کے ساتھ حج پر جا سکے تو جب تک اس کی یہ حالت ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا، کیونکہ شرعی استطاعت کی شرط مفقود ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے . انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (91/11).

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

69849